Nar Amad: Mirt al-urs
Lakhna, 1949 Seite 14

پیچھے اولاد کو ماں باپ سے مدد ملنی تو درکنار خود ماں باپ کی خدمت اور مدد کرنی پڑتی ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو ضرور سوچنا چاہیے کہ ماں باپ کے الگ ہوئے پیچھے اُن کی زندگی کیونکر گزرے گی۔

دُنیا میں بہت بھاری بوجھ مردوں کے سر پر ہے۔ دُنیا میں کھانا کپڑا اور روزمرہ کے خرچ کی سب چیزیں روپیہ سے حاصل ہوتی ہیں اور یہ سب کھڑاگ روپیہ کا ہے۔ عورتوں کو بڑی خوشی کی بات ہے کہ اکثر کمانے اور روپیہ پیدا کرنے کی محنت سے محفوظ رہتی ہیں۔ دیکھو مرد کیسی کیسی سخت محنت کرتے ہیں۔ کوئی بھاری بوجھ سر پر اُٹھاتا ہے۔ کوئی لکڑی ڈھوتا ہے۔ سُنار۔ لُہار۔ ٹھٹیرا۔ کسیرا۔ کندلہ گر۔ زرکوب۔ دبکیہ۔ تارکش۔ ملمع ساز۔ جڑیا۔ سلمہ ستارے والا۔ بٹیہ۔ بدرساز۔ مینا ساز۔ قلعی گر۔ سادہ کار۔ صیقل گر۔ آئینہ ساز۔ زردوز۔ سنھیار۔ نعلبند۔ نگینہ ساز۔ کامدانی والا۔ سان گر۔ نیاریا۔ ڈھلیہ۔ بڑھئی۔ خرادی۔ ناریل والا۔ کنگھی ساز۔ ملبس پھوڑ۔ کاغذی۔ جُلاہا۔ رفوگر۔ رنگریز۔ چھیپی۔ درزی۔ دستار بند۔ علاقہ بند۔ نیچہ بند۔ جھرکن۔ سنگتراش۔ حکاک۔ معمار۔ دبگر۔ کمہار۔ حلوائی۔ تیلی۔ تنبولی۔ رنگساز۔ گندھی وغیرہ جتنے پیشہ والے ہیں سب کے کاموں میں برابر درجے کی تکلیف ہے۔ اور یہ تمام تکلیف روپیہ کمانے کے واسطے مرد سہتے اور اُٹھاتے ہیں لیکن اس بات سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ عورتوں سے سوائے کھانے اور سو رہنے کے کوئی کام دنیا کا متعلق نہیں ہے بلکہ خانہ داری کے تمام کام عورتیں ہی کرتی ہیں، مرد

UNIVERSITÄTS-BIBLIOTHEK HEIDELBERG
http://digi.ub.uni-heidelberg.de/diglit/ahmad1949/0016
© Universitätsbibliothek Heidelberg
gefördert durch die DFG